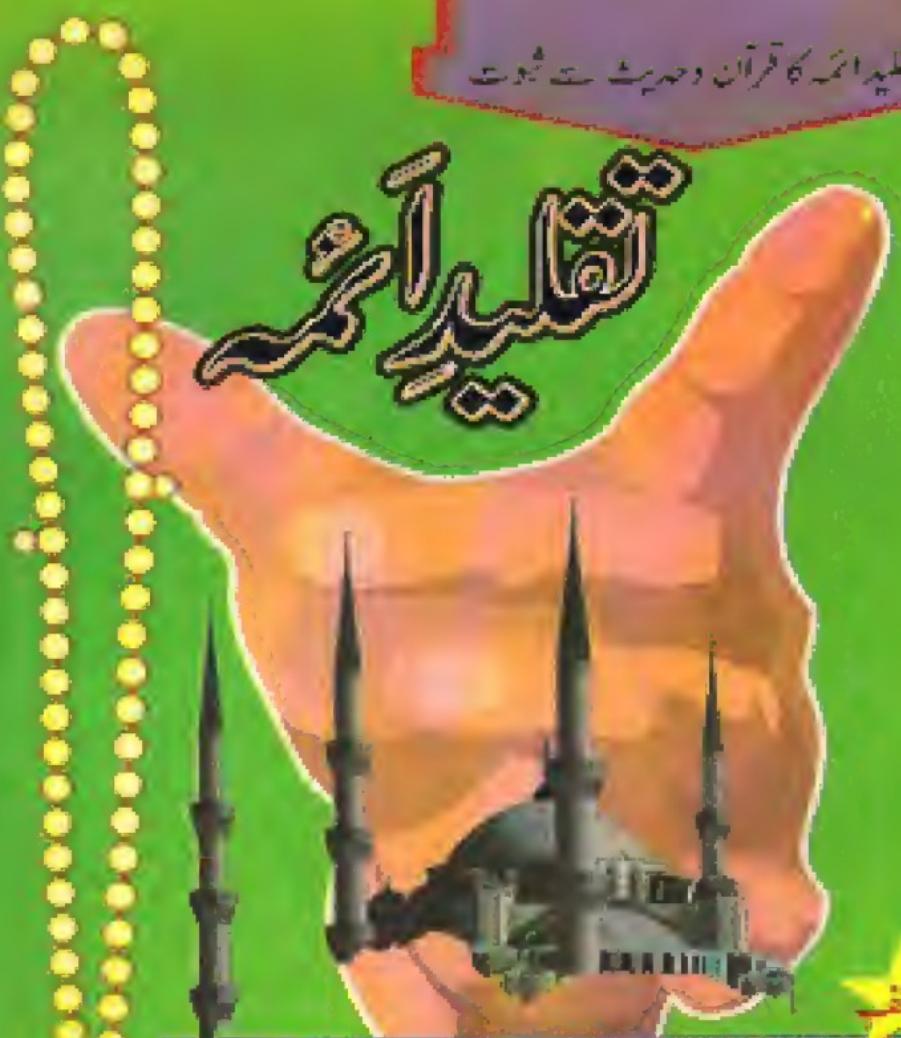


تکمیل احمد کا قرآن دھرمیت سے ثبوت

اللہ عزیز



علیہ السلام و مبارکاتہ و مدد و رحمۃ فتحی صبرا الوباب صاحب قادری بخاری



مولانا ابو الحیر شیخ الطافی قادری رضوی



تکمیل احمد
4934007-2435088

ابن حجر القاعدی

از مفتی المسنّت حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد اکبر الحق رضوی مدظلہ العالی

بِسْلَامٍ وَحَمْدًا وَمُصْلِيًّا وَمُسْلِمًا

اس دوسرے فتن میں کہ پاشا نور فساوی اس کائنات اور خلیل کو عقاید پاظله اور نظریات فاسدہ سے بھر رہے ہیں اور اپنی بالادستی کیلئے سر اخنانے کی ناکام اور نہ مومن کوششوں میں سرگرم عمل ہیں۔ ان میں ایک فتنہ الکار تقلید کا بھی ہے جس نے فکرِ اسلام کو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں کے برخلاف اپنی راہ نکالی ہے۔

یہ امر قابلِ تحسین اور تحریک ہے کہ سرمایہِ ملتِ اسلامیہ حضرت علامہ مفتی عبد الوہاب رام نیونڈ نے فتنہِ الکار تقلید کی سرکوبی کی خاطر رسالہ تحریر فرمایا رسالہ تقلید آئندہ میں آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام سے استشهاد پیش کر کے دلائل قائم فرمائے ہیں جو مغکرین تقلید کیلئے بہتر دعوت حق ہے اور قائمین کیلئے تحفہ لا جواب ہے علاوہ ازیں ان سلم علماء والیاء اور دانشور ان امت سلمہ کا ذکر بھی فرمایا ہے جن کا مرتبہ اور مقام امت میں تسلیم شدہ ہے جس سے بفضلہ تعالیٰ قائمین کے اعتقاد کو چلانے لگی اور مغکرین کو یقیناً یہ فکر لے گی کہ جب اسکی بلند رتبہ ہستیاں تقلید کو اپنے گھلے کاہد اور زیور جانتی ہیں تو ہم کس گنتی میں ہیں کہ پھر الکار کریں، بہر صورت کتاب لا جواب ہے۔

دعا گوا اور دعا جو

نقیر سید محمد اکبر الحق رضوی

از مولانا عبد الوہاب قادری رضوی

بسم الله الرحمن الرحيم

حمدہ و نصلی و سلم علی رسولہ الکریم

اما بعد! اے عزرا آگاہ ہو کہ امر دین کامدار اور وہ جس پر نجات موقوف ہے، پورے قرآن عظیم پر ایمان لانا ہے۔ لیکن اکثر گمراہ یونہی گمراہ ہوئے کہ بعض آئیوں پر ایمان لائے اور بعض سے منکر ہو جیٹھے جیسے قدر یہ اپنے آپ کو خود اپنے انعام کا خالق جانتے ہیں اس آیت پر تو ایمان لائے کہ «وَمَا ظَلَمُوا وَلِكِنْ كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ» یعنی ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور اس آیت کے منکر ہو جیٹھے کہ «وَاللهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَفْعَلُونَ» یعنی اللہ تمہارا بھی خالق ہے اور تمہارے اعمال کا بھی۔ اور جب یہ کہ انسان کو پتھر کی طرح مجبور جانتے ہیں، اس آیت پر ایمان لائے «وَمَا تَشَاءُوْنَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ» یعنی تم کیا چاہو ہو مگر یہ کہ چاہے اللہ جو مالک ہے سارے جہاں کا۔ اور اس آیت کے منکر ہوئے «ذَلِكَ جَزَيْنَهُمْ بِمَا فِيهِمْ وَإِنَّا لَصَدِيقُونَ» یعنی یہ ہم نے ان کی سرکشی کا بدلہ دیا اور یہیک ہم ضرور سچے ہیں۔ اور خارجی کہ مر سکب گناہ کبیرہ کو کافر کہتے ہیں۔ اس آیت پر ایمان لائے ہیں «وَإِنَّ الْفُجَّارَ لِغَنِيمَةِ جَهَنَّمِ يَصْلُوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ» کہ یہیک فاجر لوگ ضرور جہنم میں ہیں قیامت کے دن اس میں جائیں گے۔ اور اس آیت کے منکر ہوئے «إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْفُرُ أَنْ يُشَرِّكَ بِهِ وَيَعْفُرُ مَا تُؤْنَى ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ» یعنی بے شک اللہ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جتنے گناہ ہیں ہے چاہے بخشن دیتا ہے۔ اور مر جیہے جو کہتے ہیں کہ مسلمان کو کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا اس آیت پر ایمان لائے «لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَعْفُرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ» کہ اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو یہیک اللہ سب گناہ بخشن دیتا ہے۔ یہیک وہی بخشنے والا ہم رہا ہے۔ اور اس آیت کے منکر ہوئے «مَنْ يَعْمَلْ شُوَّهًا يُبَخِّرُ بِهِ» یعنی جو کوئی بر اکام کرے گا سے (اس کے کا) بدلہ دیا جائے گا۔ (وامثالِ ذالک کثیر)۔ اسی طرح وہابیہ غیر مقلد جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں اس آیت پر تو ایمان لائے ہیں «مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ» جس نے رسول کا حکم مانہ، یہیک اس نے اللہ (عی) کا حکم مانا۔ اور اس آیت کے منکر ہوئے «وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَيَنْفِرُوْنَ كَافِرَةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ قِنْتُمْ طَآبِقَةً لَيَئْتَقَهُوا فِي الدِّينِ وَلَيُئْتَرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَمَلَمْ يَعْذَرُوْنَ» یعنی مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک مکروہ ادا کر دین میں فتحہ سکھے اور واہیں اگر لہنی قوم کو درستائے

اس امید پر کہ وہ خلاف حکم کام کرنے سے بچیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فتنہ سکھنا فرض فرمایا اور عام مومنین کو اس سے معاف اور مکمل و آزاد کسی کو نہ رکھا تو ضرور الہ بداشت کو تقلید ہی کا ارشاد ہوا۔ لہذا جان لو کہ اللہ عزوجل کیلئے ہبھی مخلوق پر کچھ فرض ہیں کہ چھوڑنے کے نہیں پکھ جرام ہیں کہ حرمت توڑنے کے نہیں۔ کچھ حدیں ہیں کہ جوان سے آگے بڑھے عالم ہو اور ہلاکت میں پڑے اور ان سب یا اکثر کیلئے شرطیں اور تفصیلیں ہیں جنہیں گنتی کے لوگ جانتے ہیں۔ ﴿ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْفَلِمُونَ فَسَلُوا أَهْلَ الدِّينَ كِرِيرًا إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴾ یعنی اور ان کو کچھ نہیں مگر عالموں کو تو اہل ذکر سے مسئلہ پوچھو اگر جنہیں علم نہ ہو۔ پس علمائے امت تقلید آئندہ فرض بتائیں یہ غیر مقلدین تقلید کو حرام اور شرک خبر ایں۔ انہیں یہ تو تسلیم ہے کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے مگر یہ نہیں جانتے کہ آئندہ مجہدین کی اطاعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ہے۔ پس بنیادی نزاع تو تقلید میں ہے مگر یہ لوگ اس پر کلام نہیں کرتے اور فروعی مسائل کی بحث کو چھیڑتے ہیں۔

مقام فورہ

غیر مقلد (نام نہاد الہ حدیث) ایک (رفع یہ دین) کو مانتا ہے، دوسری (مانعت رفع یہ دین کی احادیث) کا انکار کرتا ہے۔ اس کی مشقاوت و بے ایمان کیلئے بھی کافی ہے جبکہ الہ سنت بحمد سب کو مانتا ہے اور حق جانتا ہے۔ اس کے صدق و ایمان کی یہ دلیل کافی ہے احادیث دونوں طرف صحابہ سے ثابت ہے اور صحابہ کی عدالت و شان جلالت ہم اہلسنت کے نزدیک مسلم۔ ہمارا ایمان ہے کہ امت میں سب سے افضل صحابہ کرام ہیں۔ کوئی ولی کیسے ہی بڑے مرتبہ کا ہوان کی گرد پاؤ کو نہیں پہنچ سکتا۔ مگر غیر مقلد (الحدیث) اس کو تسلیم نہیں کرتا اگر اس کے نزدیک صحابہ کرام کی عظمت ہوتی تو ان کے اقوال کو نہ جھٹاتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ غیر مقلد (الہ حدیث) صحابہ کرام کو نہیں مانتا یا اگر مانتا ہے تو ان کی عظمت و عدالت کا منکر ہے جبکہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کی مدح سراہی فرمائے ان کی عدالت و تقویٰ کا ذکر قرآن حکیم میں مذکور فرمائے۔ مثلاً ﴿ وَالرَّءُمُونَ كَلِمَةُ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقُّ بِهَا وَأَهْلَهَا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴾ اور پرہیزگاری کا لکھ (اللہ نے) ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ لائق اور اسکے الہ تھے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے ﴿ وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى ﴾ یعنی اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرمائے۔ تیسرا جگہ ارشاد فرماتا ہے ﴿ أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًا لَّهُمْ ذَرْجَتُ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴾ یعنی ہبھی سے مسلمان ہیں۔ ان کیلئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔ اسی طرح اگر غور کیجئے تو قرآن کریم میں بہت سی آیات ان کی شانِ رفعی میں موجود ہیں۔ مسلمانوں کیلئے ایک کافی اور بے ایمان مشکر کو متعدد و مسکاڑنا کافی۔

رہا سوال (حدیث کے) صحیح اور ضعیف کا تو (یہ اہل حدیث بتائیں) کون سی حدیث میں اصطلاح موجود ہے؟ صرف ان (اہل حدیثوں) کی عقل کا فنور ہے کہ جس حدیث کو اپنے خلاف پایا اگرچہ وہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح حدیث ہو جسٹ اس پر ضعیف کا حکم جز دیا۔ اور بعض بے ایمان تو موضوع کہتے نہیں ڈلتے۔

نیز (نام نہاد اہل حدیث) جس حدیث کو ضعیف بتائیں اور اس پر کوئی سند لائیں تو یہ بھی تقيید ہی ہوئی جس کو یہ شرک بتائیں اور حرام کا حکم لگائیں تو اپنے اسی حکم سے خود آپ ہی مشرک اور حرام کے مرتكب ثابت ہوتے۔

الحمد لله ثم الحمد لله رب العلمين ہمارا مقلد ہونا حق و صواب ان ہی کی سند سے ہو جاتا ہے اور ان (اہل حدیثوں) کے مذهب کا بظاہر بھی خود ان ہی کی سند سے ظاہر ہے۔ پس مسئلہ رفع یہ دین سے ان کا مقصود مسلمان کو فریب دینا اور گراہ کرنا ہے اور اس کے خلاف پر جواہار ہیں ان کو سامنے کیوں نہیں لاتے۔

چیلنج

وہ مفلس بے چارے۔ غیر مقلدین (نام نہاد اہل حدیث) سارے کے سارے ان کو چیلنج ہے کہ نماز جو اہم فرائض دین اور ارکانِ اسلام سے ہے۔ صرف ایک نماز ہی لیکی پڑھ کر دکھائیں جو آخر دین کی تقيید سے آزاد ہو۔ وما علينا الا البلاغ

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتك يا ارحم الراحمين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

آہ افسوس کہ آج مسلمانوں کے روپ میں مسلمانوں کے دشمن چے مسلمان کو کافر و مشرک کہتے ہیں۔ ہندو ہوں یا میکھو دی
نصرانی ہوں یا مجھو سی ان کی بادت ایک لفظ ایمان پر نہیں آتا بلکہ ان کی حمایت و تائید میں توصیف و تعریف میں فخر محسوس کرتے ہیں۔
بس ایک غریب ولاچار جو اپنے کو اہلسنت و جماعت کہتا ہے۔ اکناف عالم میں بریلوی کہلاتا ہے ساری بدعتی نو ساختہ جماعتوں
اس کی دشمنی پر کربستہ ہیں طرح طرح کے بہتان گونا گون طوفان اٹھائے جاتے ہیں اور ہر طرح سے کافر و مشرک ہونے کی نہ موم
صدائیں بلند کرتے ہیں جرائم درسائیں میں ان ہی اہلسنت پر گولہ باری کرتے اور بزم بر ساتے ہیں۔ جن میں مجددی عقائد والے
اگرچہ وہ دیوبندی ہوں یا تبلیغی، مودودی جماعت ہو یا نام نہاد الحدیث (غیر مقلدین) سب ہی شامل ہیں۔ غیر مقلد جو اپنے کو
الحدیث کہتا ہے وہ تو اکابر علماء دین و اولیائے کاملین وغیرہ جو بھی مقلد ہیں سب کو یک لخت برہنائے تقلید شرک کہتا ہے اور
شرک جو کفر سے بد رجایا بدتر ہے۔ ہر کافر، کافرو تھے مگر مشرک نہیں۔ مگر ہر مشرک، مشرک بھی ہے کافر بھی یہ کفر کی سب سے
بدترین حسم ہے۔

غیر مقلد یعنی نام نہاد الحدیث تقلید کو شرک یعنی حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ کے مقلدین کو مشرک کہتے ہیں۔ جن میں عامہ
مومنین کے سوا، اکابر مذہب و علمائے دین و ملت و اولیائے کاملین شامل ہیں۔ غیر مقلدین کے دین کی "بنیاد" دین میں فقه اور تقلید
کے انکار پر مبنی ہے۔ وہ اس کو کافر و مشرک کہتا ہے اور عامل بالحدیث ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

آئیے ملاحظہ فرمائیے اللہ رب العالمین کیا ارشاد فرماتا ہے:-

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفَرُوا كَافِهً ۖ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْ نَعْمَ طَآءِقَهُ لَتَتَفَهَّمُوا
فِي الدِّينِ وَلَيُنَذِّرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَخْذُلُونَ (پ ۱۱۔ سورۃ التوبہ: ۱۲۲)

مسلمان سب کے سب توبہ رچانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک گلزار لکھ لیجئی (ایک جماعت لکھ) کہ دین کی فقہ حاصل کریں اور واپس آگر لہنی قوم کو ڈرنا ہیں۔ اس امید پر کہ وہ بھیں۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ

► دین میں فقہ سیکھنا فرض کفایہ ہے کیونکہ ہر مومن تو اس کا حامل نہیں ہو سکتا۔

► حکم ہوا کہ ہر گروہ سے ایک گلزار لکھ اور دین کی فقہ حاصل کریں اور واپس آگر قوم کو ڈرنا ہیں۔

► فقہاء لہنی قوم کو ڈرنا ہیں۔ لہنی احکام الہی بتائیں کہ وہ حرام و گناہ سے بھیں۔

► یہ اسی صورت میں ہو گا کہ قوم فقہاء کی تقلید کرے اور ان کے حکم پر چلے۔

► اس آیت کریمہ میں ”قوم“ فرمایا یعنی سب قومیں اپنے اپنے فقہاء کی تقلید (بیرونی) کریں۔ اور ان کے احکام کو جی و جان سے مان لیں۔

الحمد للہ رب العالمین کہ رب العالمین کے اسی ایک ارشاد نے فقہاء کا فقہ سیکھنا اور قوم کو ان فقہاء کی تقلید کرنا فرض بتایا۔ غیر مقلد دونوں کا منکر ہے۔

نیز رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ (پ ۵۔ سورۃ النساء: ۵۹)

یعنی اے ایمان والو! حکم ما نو اللہ کا، حکم ما نو رسول کا اور ان کا جو تم میں اولی الامر ہیں۔

واضح ہوا کہ امیر ہو یا سلطان اسلام اس کا وہی حکم مانا جائے گا جو مطابق شریعت حق و صواب ہو اور اس بات کیلئے ضرور ہے کہ یا تو وہ خود عالم دین ہو یا اعلاء دین متنیں کا تائیخ فرمان ہو۔ لہذا ثابت ہوا کہ سلطان اسلام آئمہ دین کا مخصوص ہے اور آئمہ دین حاکم ہیں۔ چنانچہ تقلید کے سوا چارہ نہیں۔

اس واسطے آگے ارشاد فرمایا:-

فَإِن تَنَزَّلَ عَثْمَمٌ فِي شَعْرٍ فَرُدُوْهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنَّ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ ثَانِيَّةً (پ ۵۔ سورۃ النہاد: ۵۹)

پھر اگر تم میں کسی بات کا جھکڑا اٹھے تو اے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو
اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انعام سب سے اچھا۔

اب اللہ اور رسول کے حضور رجوع کا کیا مطلب یہی ہے کہ علماء دین و ائمہ مجتہدین کے حضور رجوع کریں۔
اور ان سے اللہ اور رسول کا حکم معلوم کریں اور جیسا وہ حکم فرمائیں اس کو جی و جان سے مان لیں۔ معلوم ہوا کہ تقیید کے سوا
کوئی چارہ نہیں۔ اس لئے رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:-

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَصِيرٌ بَعْدَهَا لِلنَّاسِ ۗ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَلَمُونَ (پ ۲۰۔ سورۃ العنكبوت: ۳۳)

اور یہ مثالیں ہم لوگوں کیلئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔

معلوم ہوا کہ دین کی سمجھے علم والوں کو ہے اور علم والوں نے جو مجتہد نہیں انہوں نے ائمہ مجتہدین کا مضبوطی سے دامن تحام لیا۔
اور ان کی تقیید سے احکام دین کو جان لیا۔ ثابت ہوا کہ تقیید ائمہ لازم اور ضروری ہے۔ یعنی اللہ رب العالمین مومن سے فرمائے کہ
تقیید کو پہنچنے اور لازم تھہرلو۔ غیر مقلد کہ کہ تقیید کرنا شرک ہے۔ المحسون کیلئے ارشاد ہوا:-

إِنَّمَا تَرَى إِلَيَّ الَّذِينَ يَرْجِعُونَ أَنَّهُمْ أَمْنَوْا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَيَّ
الظَّاهِرُوتِ وَقَدْ أُمِرْتُ أَنْ يُكَفَّرُوا بِهِ ۖ وَمُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضْلِلُهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا (پ ۵۔ سورۃ النہاد: ۶۰)

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف آتی اور اس پر جو تم سے پہلے اڑا بھر چاہتے ہیں کہ
شیطان کو اپنا نفع (حاکم) بنا لیں اور ان کو تو حکم یہ تھا کہ اُسے اصلانہ نہیں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور کی گمراہی میں بہکادے۔
غیر مقلدین ان ائمہ مجتہدین کے تو مکر اور مخالف ہیں جن کو اولیائے کاملین اور اکابر علمائے دین میں اپنا امام و پیشوام نہیں
اور جو قرآن کریم کے خلاف بغاوت کرے اور مومنین صاحبین بلکہ اولیائے کاملین بلکہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں
گستاخی اور لامانت کرے ان کو پہنچا مفتخر اور امام اور دین کا نشان سمجھتے ہیں۔ مثلاً جس نے لکھا ہر حقوق بر اہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے
چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تعریف الایمان، صفحہ ۲۵۔ مطبوعہ میر محمد سب خانہ کراچی)

تو یہ غیر مقلدین کا مقتدا مولوی اصلحیل دہلوی انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو (معاذ اللہ) چمار جو بدترین کافروں مشرک ہے
اس سے بھی زیادہ ذلیل بتا رہا ہے۔ حالانکہ رب العالمین ان کو عزت والا فرماتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

وَإِلَهُ الْعَزَّةُ وَإِلَرْسُولُهُ وَإِلَمُؤْمِنِينَ وَلِكِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ (پ ۲۸۔ سورۃ النافوں: ۸)

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے مگر منافقوں کو خیر نہیں۔

اس امر میں جس کو تفصیل درکار ہو وہ کتاب مسٹکاب "عظیمۃ القرآن" کی جانب رجوع لائے اور مطالعہ فرمائے۔ جس میں غیر مقلدین کے مسلم مقتدی اصولی اسمحیل قسمی کی اس بخاوت قرآن کریم کے نظائر موجود ہیں۔

رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:-

فَسَلُّوا أَهْلَ الْذِكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (پ ۱۷۔ سورۃ الحج: ۳۳)

تو اے لوگو! علماء (علم و ادب) سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

غیر مقلدین ہر ایرا خیر ابد حیر! اگرچہ انکو شایک ہی کیوں نہ ہو کہتا ہے کہ ہم تو اماں کی بھی بات نہیں مانتے علماء کس لئے
و شمار نہیں ہیں۔ ہم تو حدیث پر عمل کرنے والے الحدیث ہیں۔

خوب طلب یہ امر ہے کہ جو شخص قرآن کریم کو نہیں مانتا وہ حدیث شریف کو کیا مانے گا بلکہ وہ اپنے نفس کو فریب دیتا ہے
اگر دین اسلام کی قدر ہوتی ہر گز الکارنة کرتا۔ کیا نہ دیکھارت العالمین فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ (پ ۲۶۔ سورۃ محمد: ۳۳)

اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو۔

مالاحظہ فرمائیے کہ آیت کریمہ میں اگر رسول کا وہی حکم ہے جو اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا تو اطیعوا اللہ کافی ہے
پھر ”وَأَو“ حرف عطف و کے ساتھ واطیعوا الرسول فرمائے کی کیا حاجت کہ اللہ کے رسول وہی حکم فرمائیں گے
جو اللہ رب العالمین کا ارشاد ہو گا جس وہ اطیعوا اللہ میں داخل ہے مگر یہاں واطیعوا الرسول فرمائے واضح فرمادیا گیا ہے
کہ یہ رسول ماذون و مختار ہیں جو بھی حکم فرمائیں گے۔ اگرچہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ارشاد نہ ہو تو بھی رسول کا حکم مانو
چنانچہ دوسرا جگہ ارشاد ہوتا ہے:-

وَمَا آزَّنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ إِنَّمَا اللَّهُ (پ ۵۔ سورۃ النساء: ۶۳)

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

تو جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ضروری ہے اسی طرح اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حکم ماننا بھی

ضروری ہو اچنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (پ ۵۔ سورۃ النَّمَاء: ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانایا لیکن اس نے اللہ کا حکم مانا۔

اور محمد رسول اللہ علی اللہ تعالیٰ طیہ و سلم فرماتے ہیں:-

عَلَيْكُمْ بُشْرَىٰ وَسَنَةُ الْخَلْفَاءِ الرَّاشِدِينَ (ابوداؤد شریف)

تمہارے اوپر میری سنت لازم ہے اور خلفاء راشدین کی۔

پس خلفاء راشدین کی سنت یعنی طریقہ بھی حضور علی اللہ تعالیٰ طیہ و سلم کا طریقہ ہے اور پھر اسی پر بس نہ فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا۔

اصحابی کالنجوم را یہم اقتدیتم اہتدىتم (مشکوٰہ شریف)

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی حیر وی (تقلید) کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم السلام یعنی میں جس کی حیر وی اقتدا اور تقلید کرو گے یعنی ان میں سے جس کی راہ چلو گے اگر صحابہ کرام صرف حضور علی اللہ تعالیٰ طیہ و سلم کی راہ پکڑتے اور حدیث ہی پر عمل کرتے تو وہ حضور علی اللہ تعالیٰ طیہ و سلم ہی کی سنت و اقتدا اور حیر وی ہوتی تو علیکم بسنی ہی فرمایا جاتا پھر سنۃ الخلفاء راشدین اور اصحابی کالنجوم را یہم اقتدیتم اہتدىتم ہرگز نہ فرمایا جاتا۔

ثابت ہوا کہ غیر مقلد (نام نہاد الحدیث) قرآن و حدیث دونوں کا منکر ہے اور مومنین کی راہ سے جدا راہ پر ہے۔

چنانچہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:-

وَمَنْ يُكَفِّرِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ

نُولَمَ مَا تَوَلَّ وَنُضْلِلُهُ جَهَنَّمَ ۝ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (پ ۵۔ سورۃ النَّمَاء: ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راست اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پہنچنے کی۔

لاحظہ کچھے دنیا کے سارے مسلمان یا تو حنفی ہیں یا مالکی اور شافعی ہیں یا حنبلی سب کی ایک ہی راہ اقتدیتم اہتدىتم اور یہ غیر مقلد سب ہی سے جدا ہیں۔ اللہ قادر و قیوم نے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا اور فیصلہ سنادیا کہ یہ لوگ جہنم میں جائیں گے۔ مسلمانوں میں متاز گروہ علائے کرام کا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

إِنَّمَا يَخْشَىُ اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعَلَمَنُو (پ ۲۲۔ سورۃ قاطر: ۲۸)

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ذرتے ہیں جو علم والے (علماء) ہیں۔

اللہ عزوجل علامہ کرام کی توصیف بیان فرماتا ہے اور علماء میں جو مجتہدین نہیں وہ سب اگر مجتہدین کے مقلد ہیں اور امت مسلمہ میں علماء بے حد و بے شمار جن میں چند بطور اجمال مذکور ملاحظہ کیجئے:-

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور ان کے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب و حضرت شاہ رفیع الدین صاحب و شاہ عبد القادر صاحب و حضرت شاہ عبد العزیز صاحب و حضرت علامہ فضل حق صاحب خیر آبادی اور ان کے والد ماجد حضرت علامہ فضل امام صاحب و حضرت مولانا فضل رسول بدایوی و حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب راپوری و حضرت مولانا تارفاقت حسین صاحب کانپوری و حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوری و حضرت مولانا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی و حضرت مولانا احمد اشرف کچھوچھوی و حضرت مولانا لامانت اللہ صاحب غازی پوری و حضرت مولانا سید دیدار علی صاحب الوری و حضرت مولانا برہان الحق صاحب جبل پوری و حضرت مولانا شاہ اولاد رسول صاحب مارہروی و حضرت مولانا جماعت علی شاہ صاحب علی پوری و حضرت مولانا جمال الدین فرغی محلی و حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب کانپوری و حضرت مولانا خیر الدین صاحب دہلوی و حضرت مولانا سلامت اللہ صاحب کشی فیض بدایوی و حضرت مولانا سخاوت حسین صاحب سہوانی و حضرت مولانا سراج الحق صاحب بدایوی و حضرت مولانا شمس الدین صاحب جونپوری و حضرت مولانا عبد اللہ صاحب بلگرائی و حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب لکھنؤی و حضرت مولانا عنایت احمد صاحب کاکوروی و حضرت مولانا تاج الص Howell عبد القادر صاحب بدایوی و حضرت مولانا عبد العلی صاحب بحر العلوم لکھنؤی و حضرت مولانا عبد اسیح صاحب بیدل راپوری و حضرت مولانا عبد الاحد صاحب بیلی بھیقی و حضرت مولانا غلام جان صاحب ہراوی و حضرت مولانا قطب الدین صاحب برہم چاری و حضرت مولانا خلیل درس صاحب چڑودی و حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی و حضرت مولانا قادر بخش صاحب سہرای و حضرت مولانا قمر الدین صاحب موگنیری و حضرت مولانا کفایت علی صاحب کافی مراد آبادی و حضرت مولانا مہر علی صاحب گولزوی و حضرت مولانا نبی بخش صاحب حلواںی لاہوری و حضرت شیخ محقق مولانا عبد الحق صاحب محدث دہلوی و حضرت محمد والف ثانی و حضرت مولانا رضا علی خان صاحب بریلوی و حضرت مولانا نقی علی خان صاحب بریلوی و حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی و حضرت امام ابو بکر احمد بن اسحاق جونہ جانی تکمیلۃ الحکیم امام محمد و حضرت امام ابن السمعانی و حضرت امام اجل امام الحرمین امام محمد بن محمد بن محمد غزالی و حضرت امام برهان الدین صاحب ہدایہ و حضرت امام طاہر بن احمد بن عبد الرشید بخاری صاحب خلاصہ و حضرت امام کمال الدین محمد بن الیام و حضرت امام علی خواص و حضرت امام عبد الوہاب شرعاً و امام شیخ الاسلام ذکریا النصاری و حضرت امام ابن حجر کی و حضرت امام علامہ ابن کمال شاہ صاحب البیضاخ و اصلاح و حضرت امام محمد بن عبد اللہ ترشاشی صاحب تنویر الایصاد و امام علامہ خیر الدین علی صاحب قباوی خیریہ و حضرت امام علی بن سلطان محمد قاری تکمیلۃ الحکیم و حضرت امام شمس الدین محمد شارح فتاویٰ امام علامہ زین الدین مصری صاحب بحر

و حضرت امام عمر بن بحیم مصری صاحب نہرو حضرت امام سید احمد حموی صاحب غزہ و حضرت امام محمد بن علی دمشقی صاحب درو خزانی و حضرت امام عبد الباقی زر قانی شارح مواہب و حضرت امام احمد شریف مصری طھطاوی و حضرت امام آنندی ائمۃ الدین محمد شانی صاحب نیہ و صاحب سراجیہ صاحب جواہر و صاحب مصنفو و صاحب ادب المقال و صاحب شمار خانیہ و صاحب مجع و صاحب کشف وغیرہ ہم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

نیز چند اولیائے کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی بھی ملاحظہ فرمائیے کہ مقلدین میں بے شمار اولیائے کاملین ہیں جن میں سے چند اسماء مذکور و مسطور ہیں مثلاً

ام العارفین ابراہیم بن اوہم و حضرت معروف کرنی و حضرت بایزید بسطامی و حضرت فضیل بن عیاض و حضرت داؤد طائی و حضرت جنید بغدادی و حضرت عبد اللہ بن المبارک و حضرت خواجہ فرید الدین و حضرت خواجہ صابر کلیری و حضرت خواجہ محبوب الہی نظام الدین اولیاء و حضرت محمد بن سید اشرف سنانی و حضرت فرید الدین نجح ٹکڑا و حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی و حضرت غوث الا عظیم شاہ عبد القادر جیلانی و حضرت ابو سعید مخزوی و حضرت ابو الحسن علی ہکاری و حضرت الفرج طرطوسی و حضرت عبد الواحد شیخی و حضرت ابو بکر شبلی و حضرت جنید بغدادی و حضرت سری سقطی و حضرت عبد الرزاق جیلانی و حضرت ابراہیم ایرجی و حضرت سید شاہ برکت اللہ صاحب مارہروی حضرت شاہ آل محمد صاحب و حضرت سید شاہ حمزہ و حضرت شاہ آل احمد اچھے میاں و حضرت شاہ آل رسول و حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری وغیرہ ہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اب ایمان و دیانت کی میزان سے فیصلہ کیجئے کہ یہ اسلامیں دین اولیائے کاملین علماء وصالحین کی راہ سنبھل المومنین ہے یا ان سب کو برہنائے تقلید مشرک کہنے والوں کی راہ؟ جس راہ کو حق و بدایت مانیں ان کی راہ اختیار فرمائیں۔ علاوہ ازیما یہ بھی ذہن لشکن فرمائجئے کہ جبی غیر مقلد جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں جب اللہ واحد تھار کے حضور نماز میں کھڑے ہوں تو دست پر عرض کریں کہ اے اللہ ہم کو تو ان لوگوں کا راستہ چلا جن پر تو نے انعام کیا اور انعام ہے انیاء مرسلین پر اور صحابہ کرام وتابعین پر اور امام الائمه امام اعظم ابو حنیفہ پر اور امام مالک پر اور امام شافعی پر اور امام حنبل پر جن کے مقلد بے شمار اولیاء کرام اور علماء اعلام جن میں صدقین شہداء وصالحین ہیں غیر مقلدان سب سے جدا ہے موجب ارشاد الہی۔ تبع غیر سنبھل المومنین مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلنے والے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف راہ چلنے والے ہیں اور جو رسول کے خلاف مومنین کی راہ سے جدا راہ چلنے والا ہے وہ مسلمان ہی نہیں اور نماز دروزہ وغیرہ عبادات مسلمانوں کیلئے ہیں تو ان غیر مقلدین کو مسائل صلوٰۃ وصوم پر لب کشانی کا حق ہی نہیں پہلے اپنے کو مسلمان ثابت کریں پھر نماز وغیرہ عبادات کی بات کریں۔

طرفہ یہ کہ جب اپنے دین نو ساختہ کے مطابق نماز میں اللہ جبار و تھار کے حضور کھڑے ہوں تو تقلید آئہ کی بھیک مانگیں اور مقلد بغثے کی دعا کریں اور عرض کریں چَرَاطِ الْذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ همیں ان کے راست پر چلا، یا ان کا راست دکھا جن پر تو نے انعام کیا اور انعام والے انبياء صد قصین و شہداء اور صالحین ہیں اور ان میں بعد از انبياء و صحابہ کرام سرفہرست مجتہدین ہیں تو اللہ جلیل وجبار کے حضور میں ان کی تقلید و حیر وی کی بھیک مانگیں اور پھر عرض کریں غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالُّونَ ان لوگوں کی راہ سے بچا جو مومنین کی راہ سے جدا چلنے والے مغضوب و ضالین ہیں۔ اور انہیں یہ خبر نہیں کہ مومنین کی راہ سے جدا راہ چلنے والے ہیں نہاد الحدیث یعنی غیر مقلدین ہیں جن سے یہ اللہ کے حضور پناہ مانگ رہے ہیں۔ پھر جب اللہ واحد تھار کے دربار سے باہر آیں تو ان انعام والوں کے مکر اور مخالف ہو جائیں اور ان کو مشرک بتائیں اور جس کی تقلید کی بھیک مانگ رہے تھے اس کو مشرک بتائیں اور انعام والوں اور ان کی تقلید و حیر وی کرنے والوں کو مشرک ٹھہرائیں۔ نام نہاد الحدیث یعنی غیر مقلدین کے ایمان و دیانت کی یہ جسمی جاگی تصور ہے جو ان کے منافق ہونے کی بین دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے بچائے اور ان کے شر عظیم سے محفوظ رکھے۔ اور جن پر حیر انعام ہے ان کی محبت و رفاقت عطا فرمائے اور اپنے محبوب بندوں اولیاء و علماء خواہ وہ خنی ہوں یا ماکلی اور شافعی ہوں یا حنبلی ان ہی کی معیت میں ثابت قدم رکھے اور ان ہی کے گروہ میں اٹھائے۔ ہمارے خردیک آئہ مجتہدین سب حق پر ہیں۔ ہم سب کو مانتے اور ادب و احترام کرتے ہیں۔ اگرچہ مقلد ایک ہی امام (ابو حیفہ) کے ہیں جس طرح ہمارا ایمان تمام انبياء مرسلین پر ہے کہ سب کو اللہ کا نبی مانتے ہیں مگر اطاعت و فرمانبرداری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کرتے ہیں تو جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری سے اگر انبياء کرام کا الکار لازم نہیں آتا تو اسی طرح ایک امام کی تقلید سے دوسرے ائمہ کا الکار لازم نہیں آتا۔ یا اللہ یہ سید حارست تمام مسلمانوں کو نصیب فرمایا اور اس پر استقامت عطا فرمایا اور اس کے خلاف ہر گراہی سے بچا۔

آمين آمين یا رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلام